خصوصی تحریر: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

''انقلاب'' یا آئین کے اسلامی دفعات کا خاتمہ؟

یہ مضمون حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے بلائے گئے آل پارٹیز کانفرنس بعنوان ''تحفظ آئین پاکستان'' کیلئے تحریر فرمایا تھا جو کہ ملک کے چوٹی کے اخبارات میں شائع ہوا، کانفرنس میں تمام مذہبی اور سیاسی قائدین نے شرکت کی اور حضرت مہتمم صاحب کے اس موقف کی تائید کی کہ درج ذیل مضمون جہاں آئین میں موجود اسلامی شقوں کی نشاندہی کرتا ہے، وہیں مولانا سمیع الحق صاحب کی اسلامی قانون سازی میں عظیم کردار کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ آخر میں کانفرنس کا اعلامیہ شامل ہے جس سے اہم نکات سامنے آئے۔ (محمد اسرار مدنی)

وطن عزیز پاکستان کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے پے در پے دھمکیاں مل رہی ہیں تو دوسری طرف اندرونی طور پر سیاسی خلفشار، آج کی نشست میں سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے حالیہ ''انقلابی نعروں'' کے پس منظر و پیش منظر پر چند گزارشات پیش کروں گا۔

میاں صاحب نے اپنے دورِ وزارت میں اصلاح اور انقلاب کے تمام راستے مسدود رکھے مگر اچانک اب اسے انقلاب کیسے یاد آیا؟ کیا یہ انقلاب آئین سے اسلامی شقوں کا خاتمہ کرنے کا پیش خیمہ تو نہیں؟ ماضی میں بھی ہم میاں صاحب کے ڈسے ہوئے ہیں، پوری قوم کو معلوم ہے جب ہم نے سینیٹ سے شریعت بل پاس کرا کر ملک میں انقلابی راستہ کھول دیا جس کا مقصد پاکستان کی سیاسی، عدالتی اور معاشی نظام کو اسلام کے سانچے میں ڈالنا تھا۔ اس بل کو پاس کرانے کیلئے سالہا سال طویل جدوجہد کی گئی، ملک بھر میں گلی گلی، کوچے کوچے، نگر نگر، سیمینارز، کانفرنس، لانگ مارچ، ریلیاں اور جلسے ہوتے رہے۔ استصواب رائے کیلئے لاکھوں محضرنامے جمع کیے گئے۔ پارلیمنٹ کے سامنے حضرت والد مولانا عبدالحق مرحوم کی قیادت میں لاکھوں افراد نے دھرنا دیا۔ بالآخر لازوال جدوجہد کے بعد یہ شریعت بل سینیٹ سے متفقہ طور پر منظور کرایا، جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ قرآن و سنت کو ہر دستور اور قانون پر بالادستی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ (حاکمیت مطلق) کو ساورنٹی (Sovereignty) حاصل ہوگی، ملک کے ہر اہم ادارے کو اس بنیادی اصول کے ماتحت کرنا ہوگا۔

شریعت بل اور میاں صاحب کا کردار

مگر جب یہ پاس کردہ بل اس وقت کے قومی اسمبلی میں منظوری کیلئے پیش کیا گیا تو اس وقت کے وزیراعظم نواز شریف نے اس بل کو ایک غیر اسلامی شق کے ساتھ مشروط کر دیا کہ ''بل اس شرط پر نافذ ہوگا کہ ملک کا موجودہ سیاسی، معاشی اور عدالتی نظام متاثر نہ ہو''۔ اس طرح بڑی ڈھٹائی سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور قرآن وسنت کی بالادستی کا راستہ روکا گیا، اس اقدام سے میاں صاحب کے دین وشریعت کے معاملے میں بے حسی بلکہ منافقانہ رویہ ہمارے لئے خطرے کی گھنٹی ہے، ان کا بس چلے تو وہ دستور کی دیگر اہم اسلامی ترامیم پر بھی چھری پھیر دیں گے۔ ان اسلامی دفعات خصوصاً توہین رسالت ایکٹ، امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مغربی اقوام یہودی اور قادیانی ملک کی سیکولر ولبرل لابیاں سیخ پا ہو کر مسلسل ان کے خاتمے کی جدوجہد کر رہی ہیں۔ اس معاملے میں ان کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ سابق صدر امریکہ باراک اوبامہ نے اپنے خصوصی مسلمان ایلچی ومشیر مسٹر رشاد حسین کی قیادت میں ایک وفد بھیجا جو مجھ سے بھی ملا۔ دو گھنٹے کی مجلس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسٹر اوبامہ ان دو دفعات (امتناع قادیانیت اور توہین رسالت) کو آئین سے ختم کرانے کے خواہشمند ہیں۔

دفعہ باسٹھ تریسٹھ

آئین کے دفعہ 62,63 جسکی وجہ سے میاں صاحب برطرف کیے گئے آٹھویں ترمیم کا حصہ ہے۔ مجھے بحیثیت مسلمان اور پاکستانی اس حقیقت کے اظہار پر فخر ہے کہ ان اسلامی دفعات اور ترمیمات کرانے میں جنرل ضیاء الحق کی وفاقی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں میری طویل جدوجہد اور صدر ضیاء الحق کو راضی کر کے اسے آٹھویں ترمیم کا حصہ بنانے میں میرا اہم اور کلیدی کردار رہا ہے۔ میں خود ان تمام اسلامی دفعات کی جدوجہد کا حصہ رہا بلکہ 1973ء کے دستور کی منظوری سے لیکر اب تک بیس پچیس سالوں کی محنتیں شامل ہیں۔

میرے خیال میں میاں نواز شریف یا ان کے ہمنوا صرف دفعہ 62,63 ختم کرنے کے درپے نہیں بلکہ وہ آٹھویں ترمیم میں شامل تمام دفعات کو ختم کرنے کی شروعات کر رہے ہیں۔ عمارت کی بنیادوں کی ایک اینٹ سرکا دینے کے بعد یہ سلسلہ رکے گا نہیں بلکہ اسلامی تشخص کے علاوہ ملک کے وفاقی استحکام، علاقائی لسانی اور علیحدہ پسند قوتوں کو مذموم عزائم کی تکمیل کا دروازہ کھل جائے گا۔ کرپٹ حکمران اور عناصر احتساب کے راستے سپریم کورٹ وغیرہ بند کر کے من مانی کرنے میں آزاد ہو جائیں گے۔

اہم اسلامی دفعات کا تعارف

وہ اہم دفعات کونسے ہیں جن کو میاں صاحب کے نام نہاد ''انقلاب'' سے خطرہ ہے۔ بطور مثال

چند دفعات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) آرٹیکل 2A کے تحت قرار داد مقاصد میں بیان کردہ اُصول اور احکام کو دستور کا مستقل حصہ بنایا گیا۔جو اب آئین کی اساس اور روح ہے۔

(۲) آرٹیکل 31 اسلامی طریقہ زندگی کے تحت زکوٰۃ اوقاف اور مساجد کی باقاعدہ تنظیم کے اہتمام کے ساتھ ''عشر'' کا اضافہ کیا گیا۔

(۳) آرٹیکل 62 مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے رکنیت کیلئے اہلیت کے تحت نا اہلی کے شرائط میں برے کردار احکام اسلام سے انحراف ، اسلامی تعلیمات سے لاعلمی، فاسق ،غیر ایماندار جھوٹی گواہی دینے والا، ملک کی سالمیت کے خلاف کام کرنے جیسے شرائط کی ترمیم کرائی گئیں جبکہ کسی اہم منصب کیلئے دینی اہلیت کا لحاظ حکم الٰہی ہے اسی طرح اس شخص نے ''پاکستان بننے کے بعد ملک کی سالمیت کے خلاف کام نہ کیا ہو اور نظریہ پاکستان کی مخالفت نہ کی ہو'' کو بطور خاص شامل کیا گیا۔

(۴) آرٹیکل ''63'' میں نااہلی کی شرائط میں پاکستان کے اقتدار اعلیٰ سالمیت یا امن عامہ کے قیام یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانت داری یا جو پاکستان کے مسلح افواج یا عدلیہ کو بدنام کرے یا اس کی تضحیک کا باعث ہو۔اسی طرح اخلاقی پستی وغیرہ میں ملوث ہو جیسی ترامیم کی گئی۔

(۵) آرٹیکل 113 میں قومی اسمبلی کی طرح صوبائی اسمبلی کے رکنیت کیلئے بھی اہلیت کے حوالے سے آرٹیکل نمبر 62 اور 63 کا اضافہ کیا گیا، جو کہ تمام منتخب نمائندوں کیلئے ایک مناسب معیار ہے۔

(۶) آرٹیکل 203 میں وفاقی شرعی عدالت کے قیام جس میں 8 مسلمان جج زیادہ سے زیادہ تین دینی علماء اور اسلامی قوانین کے ماہرین کی شرائط ڈال دی گئیں ۔اسی طرح آرٹیکل 203 کے تحت عدالت منافی اسلام قوانین کا جائزہ لے گی اور اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریگی۔

(۷) آرٹیکل 239 کے تحت ایوان بالا ''سینیٹ'' اور ایوان زیریں ''قومی اسمبلی'' میں سے کوئی بھی دو تہائی اکثریت سے بل پاس کرنے کا مجاز ہے، پھر اُسے دوسرے ایوان میں بھیج سکتا ہے۔

(۸) آرٹیکل 255 میں دستور کے مطابق حلف لینے کیلئے استعمال ہونے والی زبان کے حوالے سے ''ترجیحاً اُردو'' کا اضافہ کیا گیا۔

(۹) آرٹیکل 42 میں عہدوں کے حلف لینے کے بعد آخر میں ''اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔'' کا اضافہ کیا جائے۔

(۱۰) اسی طرح آرٹیکل 270 الف (2) کے تحت بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی آرڈیننس (نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۸۵) جاری ہوا۔اسی طرح محتسب اعلیٰ کے قیام کا آرڈیننس ......

اس کے علاوہ اور کئی آرڈیننس جاری کردیئے گئے مثلاً

(۱۱) آئین کے آرٹیکل 106 میں جداگانہ انتخابات کی بنیاد پر براہ راست بعد آزادووٹ کے ذریعہ انتخاب کی ترمیم کی گئی۔

(۱۲) حدودوتعزیرات آرڈیننس ۔جرم زنا 1985، جرم قذف مجریہ 1985،امتناع منشیات 1985ء

(۱۳) **قرآن کریم کی بے حرمتی اورتوہین کے بارہ میں:**

☆ 1982ء دفعہ 295-B کے تحت جوکوئی بھی عمداً قرآن حکیم کے کسی نسخے کی بے حرمتی کرتا ہے اسے نقصان پہنچاتا ہے،اس کی توہین کرتا ہے یااس کے کسی حصے کی توہین کرتا ہے، یا اسے تحقیر آمیز طریقے سے استعمال کرتا ہے،یا اسے کسی غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرتا ہے،اسے شخص کو عمر بھر قید کی سزادی جائے گی۔

(۱۴) **قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1982ء:**

لاہوری احمدی گروپ امتناع وسزا آرڈیننس xx مجریہ 1984ء کے تحت تین دفعات وضع کی گئیں اورایک آرڈیننس کے ذریعے نافذ کی گئیں۔

مقدس شخصیات کی توہین پرسزا کے لئے:

☆ دفعہ 298-A کے تحت تقدس مآب (ازواج مطہرات، اہل بیت کرامؓ، خلفائے راشدین،صحابہ کرامؓ وغیرہ جیسی شخصیات کیلئے توہین آمیز الفاظ یارائے وغیرہ کے استعمال پر تین سال تک کی قید کی سزایا جرمانہ یا قیدو جرمانہ دونوں ہوں گی)

تمام مقدس اصطلاحات کے بارہ میں:

☆ 298-B ان القابات وخطابات اورتوصیف وغیرہ کے غلط استعمال کے حوالے سے ہیں جو تقدس مآب شخصیات اور مقامات کیلئے مخصوص ہوں۔مثلاً قادیانی یالاہوری گروپ آنحضرتؐ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے کسی اورشخص کوامیر المومنین ،خلیفۃ المسلمین صحابی ،اہل بیت یا اپنی عبادت گاہ کومسجد کا نام دیتا ہے،وہ تین سال تک قید کی سزااور جرمانے کے مستوجب ہوگا

قادیانی گروپ کے بارہ میں:

☆ دفعہ 298-C بھی قادیانی گروپ وغیرہ کا کوئی فرد جو اپنے آپ کومسلمان کہلائے یا اپنے مذہب کواسلام کا نام دیتا ہے،یا تصاویراور بتوں سے مسلمانوں کے جذبات کومجروح کرتا ہے وہ تین سال قیداور جرمانے کا مستوجب ہے۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے:

(۱۵) قانون فوجداری (ترمیم) ایکٹ III مجریہ 1985

قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اتفاق رائے سے یہ قانون فوجداری ایکٹ نافذ کردیا گیا۔اس سے مذہبی اعتقادات،عبادت گاہوں، آنحضرتؐ کے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کو جو تحفظ دیا گیا تھا اس میں توسیع کردی گئی تاکہ اس تقدس مآب شخصیت کی ذات گرامی اس میں شامل ہوجائے جن کے حوالے سے ان شخصیتوں کو ادب واحترام دیا جاتا ہے۔چنانچہ 295-C کا اضافہ کیا گیا۔

توہین رسالت کی سزا موت کی تقرری

اسی طرح اگست ۱۹۹۲ء میں توہین رسالت کے مجرم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295C میں عمر قید کی بجائے سزائے موت مقرر کی گئی۔

’’295-C کے مطابق جو کوئی بھی آنحضرتؐ کے مقدس نام کی توہین زبانی وتحریری الفاظ میں کرتا ہے یا نظر آنے والی تصاویر،یا بتوں کے ذریعے،یا بہتان تراشی،طعن وتعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا یا اُسے عمر قید کی سزا ہوگی اور اسے جرمانہ بھی کیا جائے گا۔‘‘

قومی اسمبلی کی قرارداد

بعدازاں 2 جون 1992 کو قومی اسمبلی نے شریعت کورٹ کے فیصلہ کے مطابق ایک قرارداد پاس کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے جرم کی سزا صرف سزائے موت ہونی چاہیے۔سینٹ نے بھی اس کی تائید کی۔ 8 جولائی 1992ء کو ایک ترمیمی بل پاس کیا گیا کہ اس جرم کی سزا صرف سزائے موت ہونی چاہیے۔دونوں ایوانوں کا متفقہ فیصلہ پاکستانی باشندوں کے اجتماعی ضمیر کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بیشتر ایسے آئینی اور دستوری ترامیم ہیں جس میں راقم سمیت دیگر مذہبی جماعتوں اور محبّ وطن دیندار اراکین پارلیمنٹ نے بنیادی کردار ادا کیا۔اس تحریر کا مقصد پاکستان کے غیرت مند عوام،علمائے کرام،دانشوروں وکلاء اور اینکر صحافیوں،مدیران جرائد،مذہبی جماعتوں اور اسلامی جذبے سے سرشار سیاست دانوں کو متنبہ کرنا ہے کہ میاں نواز شریف صاحب ’’انقلاب‘‘ کی آڑ میں اگر مذکورہ اسلامی دفعات یا دیگر ترامیم کو ختم کرنے کی جسارت کریں گے یا اس کا دروازہ کھول دیں گے تو پاکستانی قوم اور تاریخ اُنہیں کبھی معاف نہیں کریگی لہٰذا خواب غفلت سے بیدار ہوکر چوکنا رہنا ہوگا اور میری تمام مذہبی اور محبّ وطن سیاسی جماعتوں سے گزارش ہے کہ تمام سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اس اسلامی آئین کو بچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔اس سلسلہ میں تمام مذکورہ طبقات کو اعتماد میں لینے کے لئے ہماری بھرپور کوششیں جاری ہیں۔

اعلامیہ کل جماعتی کانفرنس: (منعقدہ 28 اگست 2017 بمقام: اسلام آباد)

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے زیراہتمام سیاسی ومذہبی قائدین کی آل پارٹیز کانفرنس میں

1۔ آئین پاکستان بالخصوص اسلامی دفعات کے تحفظ

2۔ پاکستان اور پاکستانی قوم کو امریکی دھمکی جیسے اہم اور نازک مسائل پر غور کیا گیا۔

کانفرنس میں محبِّ وطن سیاسی و مذہبی قائدین نے شرکت کی اور ان اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا تجاویز پیش کیں اور درج ذیل امور پر اتفاق کیا گیا۔

☆ آئین پاکستان ایک ایسی دستاویز ہے جو قومی وحدت مسلکی استحکام اور ملی وقار کی علامت ہے اور ملک کی تمام اکائیوں کے درمیان زنجیر کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ 1973 کی پارلیمنٹ اور اس کے تمام معزز اراکین یہ متفقہ آئین دینے پر قوم کی طرف سے خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

☆ دستور میں اب تک کی ترامیم کے ذریعہ قوم کی امنگوں امیدوں اور نظریات کی ترجمانی اور قانون سازی کیلئے بہترین بنیاد فراہم کی گئی ہے۔صوبائی خودمختاری اور قوم کے حقوق کی پاسداری کی ضمانت آئین میں موجود ہے

☆ کرپشن، ناانصافی، لاقانونیت اور اداروں کی توہین آئین پاکستان سے انحراف ہے۔

☆ کسی کی ذات اور مخصوص جماعت کے سیاسی مستقبل کے لیے آئین پاکستان میں موجود اسلامی دفعات میں کسی طرح کی تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اسلامی دفعات اور آئین پاکستان میں تبدیلی ملک دشمن قوموں کا ایجنڈہ ہے۔نام نہاد عالمی برادری تحفظ ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی بالا دستی اور شریعت اسلامیہ کے مطابق قانون سازی کی دفعات کو آئین پاکستان سے نکالنے کے لیے مسلسل کوشش کررہی ہے ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔

☆ ن لیگ عدلیہ اور آئین پاکستان پر خودکش حملہ کرنے جارہی ہے۔ان دونوں کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم ہر قیمت پر اس ذمہ داری کو پورا کریں گے۔اور اس کے لیے قومی قائدین اور تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو قوم کی ذہن سازی کے لیے بروقت رہنما اصول پیش کرتی رہے گی اور قومی جذبے سے آئین پر پہرہ دیا جائے گا۔

☆ نون لیگ پانامہ کیس کے فیصلہ کے بعد اداروں کے درمیان تصادم، سیاسی بحران ملکی عدم استحکام اور قوم کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلنے کے راستے پر گامزن ہے ہم اس طرز عمل کی مذمت کرتے ہیں

☆ امریکی صدر کی طرف سے پاکستان افغانستان اور خطے کے لیے نئی پالیسی کا اعلان ملکی خودمختاری اور قومی وقار پر حملہ ہے اور پاکستانی قوم کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

☆ امریکہ پاکستان کا ازلی دشمن ہے بھارت کو خطے میں بالادست حیثیت دے کر ہماری سالمیت نظریاتی مملکت اور ایٹمی قوت پاکستان اس کی آزادی، خودمختاری اور سالمیت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے

☆ پوری قوم بشمول پاکستان کے عسکری ادارے اور محب وطن سیاسی و مذہبی قیادت امریکی پالیسی کو مسترد کرتی ہے اور واشگاف الفاظ میں واضح کرنا چاہتی ہے کہ ملکی سالمیت کا تحفظ اپنی جانوں پر کھیل کر لیا جائیگا۔

☆ اگر امریکہ نے بھارت یا افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کے ذریعہ پاک سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھنے کی حماقت کی تو اس کا جہادی جذبے سے مقابلہ کیا جائے گا اور امریکی رعونت کو خاک میں ملاکر اس کے وجود کو عبرتناک بنا دیا جائے گا۔

☆ امریکی صدر کی طرف سے پاک فوج کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکی امداد دینے کا بیان گمراہ کن ہے۔ پاکستان کی زمینی اور فضائی حدود کے استعمال پر عالمی قوانین کے مطابق کرایہ کی ادائیگی امداد نہیں ہے۔ پاک فوج کو کسی غیر ملکی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ پاکستانی قوم اپنے خون سے پاک فوج کی آبیاری کر رہی ہے اور اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

☆ مسلح افواج نے مملکت خداداد پاکستان کی سالمیت وتحفظ کیلئے جو پالیسی طے کررکھی ہے اسکی مکمل تائید کرتے ہیں۔

☆ موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی بالعموم اور امریکی دھمکیوں کے مقابلے میں مجرمانہ خاموشی بالخصوص قومی وقار کے منافی ہے۔ایک آزاد خودمختار مملکت اور ایک غیرت مند قوم کی ترجمانی کے لیے حکومت کو امریکی بالادستی سے باہر نکل کر پالیسی ترتیب دینی چاہیے۔

☆ چین، روس اور ایران کی طرف سے پاکستان کی غیر مشروط حمایت اور امریکہ کو منہ توڑ جواب دینے پر چینی حکومت کے شکر گزار ہیں اور اقتصادی راہداری منصوبے کی تکمیل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

☆ افغان مہاجرین کی مہمان نوازی کا اعزاز پاکستانی قوم کو حاصل ہے۔ایک عرصہ پاکستان کی سرزمین پر گزارنے والے افغان مہاجرین اشرف غنی کے افغانستان میں اپنے آپ کو اعتقادی اور جسمانی طور پر غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔حکومت پاکستان اشرف غنی اور امریکہ کے ایماء پر افغان مہاجرین پر پاکستان کی سرزمین تنگ کرنے کی بجائے باوقار اور محفوظ واپسی کے لیے پالیسی مرتب کرے۔

☆ حافظ محمد سعید کی بے جا نظر بندی کو فی الفور ختم کیا جائے۔

☆ شریعت کورٹ آزاد کشمیر کو ختم کر دیا گیا ہے جو ستر سالہ جدوجہد کو ثبوتاژ کر دیا گیا، کل جماعتی کانفرنس حکومت آزاد کشمیر کے اس عمل کی شدید مذمت کے ساتھ شریعت کورٹ کو بحال کرنے اور آزاد کشمیر کے دستور میں قادیانیوں کے حوالہ سے دستوری تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر قادیانیوں کو مسلم فہرست سے الگ فہرستوں میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

☆ پنجاب میں مدارس اسلامیہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کیلئے پنجاب حکومت چیرٹی بل کے نام سے کالا قانون لانے کی کوشش کر رہی ہے اسے مسترد کرتے ہوئے اس کا راستہ روکنے کے لیے پرامن آئینی جدوجہد کا اعلان کرتے ہیں۔